ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Patriotism in Iqbal's Thought

فکرِ اقبال میں وطن پرستی کا جذبہ

Neelum Ambreen
Nida Munir
Rafia Malik
PhD Scholar (Urdu), NCBA&E, Sub Campus, Multan
PhD Scholar (Urdu), NCBA&E, Sub Campus, Multan
Professor, Department of Urdu, NCBA&E, Sub Campus, Multan

Abstract

Dr. Muhammad Iqbal is one of the great poets of our 20th century. His character and personality and poetry are different affect that he was a great reader and a great poet of the world. He is famous to be thought of Muslim then his starting poetry who has been affected by Hinduism. Iqbal gave the Muslims new awareness with his poetry of the world. The very well-done role in the poetry of Dr. Muhammad Iqbal of his interesting hard work. He was a National Hero of the Muslims. It is of course, that Iqbal was the poet who is always in the favor of Muslims and Islam. He was a great poet and philosopher. He describes to be followed the goal habits and important qualities of Islamic western traditional civilization.

Keywords: Century, Personality, Poetry, National, Civilization, Philosopher, Muslim, Islam, Qualities.

اقبال مفکر بھی ہے اور شاعر بھی ہے، خودی کا پیغامبر بھی ہے اور بے خودی کا رمز شناس بھی، وہ حکیم بھی ہے اور کلیم بھی ہے، وہ تہذیب و تمدن کا نقاد بھی ہے اور توقیرِ آدم کا مبلغ بھی ہے، وہ محی الملت والدین بھی ہے اور تحقیرِ انسان سے درد مند بھی۔ اقبال کے کلام میں ذکر و فکر ہم آغوش ہیں۔ اس پر تنقید کوئی آسان کام نہیں۔ انہوں زیادہ تر شاعری کو اظہارِ ذریعہ بنایا کیونکہ قدرت نے اقبال کو اسی حیثیت سے تلمیذ الرحمان بنایا تھا۔ اقبال نے نثر میں اپنے افکار کو بہت کم بیان کیا ہے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس کا فکر کبھی فکری جذبے سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ فکر اقبال کو پیش کرنے والا تنقید و تشریح میں اس کے ساتھ کبھی مکمل انصاف نہیں کر سکتا۔ اقبال نے شاعری سے جو کام لیا اس کی مثال تاریخ میں مسلمانوں کی شاعری میں نہیں مل سکتی۔ کلامِ اقبال میں جو ثروتِ افکار ہے وہ بھی عدیم المثال ہے۔ اقبال کے تاثرات و افکار کی بو قلمونی اور گونا گونی کی کوئی حد نہیں مگر جیسے کثرت کائنات میں ایک وحدت مضمر ہے، اسی طرح اقبال کے افکار بھی اندر سے ایک وحدت نظر رکھتے ہیں۔ اقبال مشرق و مغرب کے بلند اور بہترین افکار کا مالک ہے۔ اقبال نے یورپ کے قیام کے دوران تجزیہ کیا کہ جو مغرب قوم کی ترقی اور مدد و معاون پر حالات و واقعات کا گہرا مشاہدہ تھا۔ خاص طور پر مسلم ممالک کی پسماندگی اور زوال کا سبب ہے۔ وہ تمام کوششیں سامنے تھیں جو مغرب قوم نے مشرق کو غلام بنانے کی وضع کیں۔ ان سب طریقوں میں زیادہ خطرناک حربہ قومیت اور وطنیت کا نظریہ ہے۔ اس نظریہ کو مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ سمجھنے لگے۔

اسی وجہ سے انہوں نے کہا:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے
اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

فکر اقبال کے ابتدائی دور میں ایک اہم تصور ابلیس کا تصور بھی پیش ہو کر نظر آتا ہے۔ اقبال اپنی نظموں میں ''ابلیس نامہ''،ابلیس کی مجلس شوریٰ'' جبریل وابلیس''، وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جمہوریت میں بھی ان کے فلسفہ منکر ملتے ہیں۔ نظم ''خضر راہ'' میں سرمایہ دار کی بہت زیادہ مذمت ملتی ہے۔ فکرِ اقبال کے بارے میں ڈاکٹر ریاض بیان کرتے ہیں:

''اقبال قادر الکلام شاعر تھے ان کی شاعری کا سکہ بیسویں صدی کے ارتقاء سے پہلے ہی رواں ہو چکا تھا۔ اقبال کی شاعری کا آغاز بامقصد رہا۔ وطن پرستی، وطن دوستی مقام بیداری اور مسلمانوں کے معاملات وسائل سے خاص لگاؤ، ان کی شاعری کے چند مقاصد کہے جا سکتے ہیں۔''(۱)

اقبال نے اپنی شاعری کی اصلاح مرزا ارشد گورمانی سے کروائی جو بحثیت ایک نوخیز جدید دور کے شاعر تھے۔ شروع میں اقبال غزلیات پر کہا کرتے انہوں نے ایک مشاعرے پہ شعر جب بیان کیا تو ہر سماں سے تعریف کی آواز اور داد دی گئی۔

''موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے'' (۲)

اس شعر کے سنتے ہی وطن کے مسلمانوں کی ہر سماں سے داد آئی۔

اقبال نے نظم ''ہمالہ'' سنائی جسے خوب شرف بخشی ہوئی۔ یہ پہلی تحریر تھی جو شیخ عبد القادر کے رسالہ ''مخزن'' میں شائع ہوئی۔ اقبال نے روایت کے مضامین باندھے پھر مرزا دہلوی سے اصلاح لی۔ اس کے بعد ''نالہ یتیم''، ''شکوہ''، ''جواب شکوہ'' کی اشاعت کی اور ہر کسی میں ان کی شاعری کی پہچان ہوئی۔

اقبال کے فکر اور وطن پرستی کا جذبہ کا جائزہ لیا جائے تو فکر اقبال میں وطن دوستی کا جذبہ بہت خاص اہمیت کا حامل ہے۔ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو وطنیت پر عقیدہ رکھتے تھے:

''چین و عرب ہمارا، ہندوستان ہمارا

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

مسلم ہیں ہم وطن ہے ساراجہاں ہمارا " (۳)

اس کے بعد فکر اقبال نے نظمیں لکھنا شروع کر دی۔انہوں نے بہت زیادہ نظمیں لکھنا شروع کیں جن میں "بچے کی دعا"، "ایک پہاڑ اور گلہری"، "مکڑی اور مکھی"، "ہمدردی"، "ماں کا خواب" اور "ایک گائے اور بکری" وغیرہ تحریر کیں۔شاعری کی ابتدا میں ایران کے تصوف کے خیالات کے اثرات بھی واضح سامنے آتے ہیں کیونکہ سارا سرمایہ ان کے فارسی زبان سے اور کلام سے سامنے پیش آیا۔ان کے ابتدائی دور کی نظمیں اس لیے خاص ہیں کیانکہ ان میں اقبال کے فلسفہ خودی کے تاثرات پائے جاتے ہیں۔مگر اقبال کے فلسفہ خودی میں وطن پرستی کے جذبے کو ابھارا گیا۔اقبال نے قطن کے لوگون کے استعار، عظمت اور صلاحیتوں پر بہت زیادہ اہمیت دی۔ان کی نظم میں "انسان اور بزم قدرت" میں خودی کے فلسفہ کے ابتدائی حالت سامنے پیش کی جا سکتی ہے۔اقبال نے وطن پرستی کے جذبے تحت "ہندوستان بچوں کا گیت"، "نیا شوالہ"، "ترانہ ہندی" اور "صدائے درد"، لکھی جس میں مسلمان اور ہندو اقبال کو دونوں قومیں انہیں قومی شاعر تصور کرنے لگے۔اس دور کے مسلم ہندوستانیوں کی یہ صورت حال دیکھ کر اقبال کا دل خون کے آنسو رونے لگ جاتا۔اقبال نے اپنے پیارے وطن کے نئے لوگوں اور نوجوانوں کو حالات ٹھیک کرنے کی تاکید کی:

"مسلمانوں کا حال دیکھا توان کی حالت نہایت مخدوش نظر آتی ہے یہ بدقسمت قوم حکومت کھو بیٹھی ہے منعت کھو بیٹھی ہے تجارت کھو بیٹھی ہے۔"(۴)

اقبال یورپ کے سفر کے بعد آئے تو اقبال کے فلسفہ فکر کے ارتقاء میں بہت زیادہ تبدیلیاں سامنے آئیں۔وطن کے نوجوانوں کی حالت کو پیغام کے ذریعے درست کی۔اقبال نوجوان مسلمانوں کو اسلامی روایات اور اسلامی تہذیب وثقافت کو عمل کرنے کا درس دیتے ہیں۔

"دعا یہ تجھ سے ہے یا رب کہ تا قیامت ہو
ہماری قوم کا ہر فرد قوم پر مفتوں" (۵)

اس دور کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اقبال کی نظمیں "خضر راہ"، "شمع و شاعر" ہیں۔"طلوع اسلام" اس کے بعد تحریر کیں۔یہ وہ زمانہ ہے جب فکر اقبال پر اسلامی فلسفے کے بہت زیادہ اثرات شامل ہیں۔ان کی فکر کا مرحلہ بدل جاتا ہے اقبال کی شاعری کا یہ وہ دور تھا جب اقبال نے اپنے کلام میں فارسی کی توجہ دیتے ہوئے فلسفہ خودی بڑی مشکل سے سامنے آیا۔اقبال نے "اسرار خودی"، "رموزِ بے خودی" جیسی اہم کتابیں لکھیں۔

"بانگ درا" میں اقبال پیش کرتے ہیں:

"منفعت ایک قوم ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک " (۶)

اسلامی قوم کا یہی جوش تھا کہ جس نے وطن کے تصور کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو قومیت، اسلام کی فوقیت اور تشخص کی راہ پر آنا چاہتے تھے۔ قوم کی عظمت کے لیے صنعت و حرفت کو اقبال ضروری سمجھتے تھے۔ وہ صنعتی تعلیم اور مسلمانوں کو بہتر اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا درس دیتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو بہتر زندگی اور اسلامی اقرار و روایات اور تہذیب کا درس پیش کرتے ہیں۔ فکر اقبال میں وطن کے دوستوں کے ساتھ پیار، ایثار و قربانی کا جذبہ، مسائل کے حل کے لیے محبت کے ساتھ جد و جہد اور مستقل جد و جہد کا پیغام دیتا ہے۔ شروع سے آخر تک بہت زیادہ تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں جس میں فلسفہ فکر کا رنگ و روپ بہت گہرا نظر آتا ہے۔ ہمارے معاشرے کا ایک حساس شاعر اقبال ہے۔ وہ شدت سے ہر معاملے کو دیکھتا ہے اس کا اظہار اپنی شاعری کے کلام میں کرتا ہے۔ آغاز میں یہ احساس مختلف رنگ میں اپنا لیتا ہے پھر بہت سے طریقوں سے بیان کرتا ہے۔ ابتدائی ادوار میں فکر کے اعتبار سے اقبال کی غزل میں فلسفہ وحدت الوجود کے اثرات نظر آتے ہیں۔ یہی سلسلہ ''اسرارِ خودی'' ہے۔ اس لیے ان کا ذکر اقبال کے پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالہ نگران میک ٹیگرٹ ان کے مندرجہ ذیل مثنوی کا انگریزی ترجمہ اقبال کو مخاطب کرتے ہوئے پیش کیا:

> "How you not change your position very much? Surely in the days we used to talk philosophy together. You were much more of a pantheist and mystic." (7)

فکر اقبال کا آغاز حقیقت پرستی اور عقیدہ کے سفر تک لے جاتا ہے وہ اس دور میں تصوف کے ساتھ ایمان کی سوچ کی اہمیت کو بھی یقین رکھتے ہیں یہ تمام اقبال کے فکر کی ابتدائی مراحل بہت مختلف ہیں۔ اقبال کے دورِ فکر کے آغاز کے بارے میں حمید احمد خان یوں پیش کرتے ہیں:

> ''(اقبال) ایک ایسے چمکتے ہوئے ستارے کی مانند تھا جو ہر لحظہ نئے بروج و فلاک کی طرف مصروف خرام رہتا تھا۔ وہ شاعروں کے صف میں "پیغمبر اور پیغمبروں" کی صف میں شاعر معلوم ہوتا تھا۔ اس کا اہم ترین وظیفہ انسانی زندگی کو بہتر بنانا تھا۔ مشرق اور اسلام ''پیغمبرانہ'' اضطراب کے مختلف زینے تھے۔ نیچے کے زینے پر یا اوپر کے زینے پر وہ ہر رنگ میں زندگی کا معمار لیے شروع میں وہ ہندوستان ایشاء اسلام کی تعمیر کو وہ اپنے حلقہ عمل شامل دیکھتا ہے مگر ارتقاء میں کوئی شافیض کوئی انقلاب کہیں نظر نہیں آتا اس کے طلوع و ظہور کے تین افق ایک ہی آسمان کے تین افق ہیں۔''(۸)

موجودہ اس زمانہ میں ہم جس مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔ فکر اقبال پر عمل کر کے نجات پا سکتے ہیں واقعی ہمارا ملک پاکستان ایک مسلم اسلامی معاشرہ ہے اس وجہ سے اقبال اس امید پر تھے۔

''تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہوا'' (۹)

دنیا کی تمام اقوام میں اقبال ایک باوقار مقام حاصل کر کے بلندی حاصل کرتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

''شبِ گریزاں ہو گی آخر جلوہ ءخورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے'' (۱۰)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

چند اشعار ملاحظہ ہوں:

”کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں

کبھی لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

تیرے بھی صنم خانے، میرے بھی صنم خانے

دونوں کے صنم خاکی، دونوں کے صنم فانی

جان دے کر تمہیں جینے کی دعا دیتے ہیں

پھر بھی کہتے ہو کہ عاشق ہمیں کیا دیتے ہیں “ (۱۱)

”طلبہ علی گڑھ کے نام“ اقبال نے نظم میں یہ درس دیا اور ان کی فلسفہ فکر یہ اسلامی فلسفہ کے بہت زیادہ اثرات چھوڑے۔ فلسفہ خودی سے انسان اپنی خوبیوں کو پہچان کر متصرف ہو کر دنیا کو اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔

”قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں

جذب با ہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں“ (۱۲)

اقبال کہتے ہیں کہ ہماری قوم اسلامی روایات، اقدار اور مذہب سے ہے مذہب نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ آپس میں ایثار و جذبہ ہونا ضروری ہے انجم کی محفل بھی نہیں ہے۔

”خدائے لم یذل کا دستِ قدرت تو زباں تو ہے

یقین پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے“ (۱۳)

اقبال کو اسلامی ملت کی بربادی کی سب سے بڑی وجہ فرقہ بندی ہی دکھائی دیتی ہے۔ اقبال اسلامی تہذیب، اقدار و روایات کو عمل کرنے کا درس پیش کرتی ہے۔ اقبال نے اپنی نظموں میں ”امت کی فریاد“، ”درد کی تصویر“، ”جواب شکوہ“ میں پیش کیا ہے اس زمانہ میں افرا تفری اور تہذیب کی بڑی وجود و اسباب دین سے دور بھی ہے۔ محبت ایثار سے اپنے کا سبق اقبال اس لیے دیتے ہیں کہ اسلام دین امن اور محبت سے زندگی بسر کر سکے۔ جب اس پر کوئی نہیں عمل کرے گا تو پریشانیاں ہی سبب بن سکتی ہیں۔

حوالہ جات

ا ریاض احمد، ڈاکٹر اقبال اور برصغیر کی تحریک آزادی، لاہور، آئینہ ادب، انار کلی، ۱۹۷۸ء، ص۔ ۱۴

محمد اقبال، کلیاتِ باقیاتِ شعرِ اقبال، مرتب: ڈاکٹر صابر کلوروی، لاہور، اقبال اکامی پاکستان، ۲۰۰۴ء، ص۔ ۲۴۴

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، لاہور، اقبال اکادمی، ۲۰۱۴ء، ص۔ ۱۲۴

محمد اقبال، مقالاتِ اقبال، مرتبہ سید عبدالواحد، محمد اقبال قریشی، لاہور، آئینہ ادب، ۱۹۸۲ء، ص۔ ۸۷

محمد اقبال، کلیاتِ باقیات شعر اقبال، ص۔ ۳۹

محمد اقبال، بانگِ درا، لاہور شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۲۰۱۲ء، ص۔ ۲۰۲

بحوالہ، اردو غزل کی تہذیب اور فکری بنیادیں، جلا روم، ص۔ ۸۷۵

سلیم اختر، ڈاکٹر، اقبالیات کے نقوش، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ء، ص۴۹۔ ۵۴۸

محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، ص۔ ۲۰۱

محمد اقبال، بانگِ درا، ص۔ ۱۹۵

بحوالہ مش، اقبال نمبر لاہور شمارہ ۱۹۷۷، ۱۲۱ء، ص۔ ۳۷

محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، لاہور، اقبال اکادمی، ۲۰۱۴ء، ص۔ ۲۰۱